پریس ریلیز

6مارچ2011

امریکی قونصل جنرل کے ہاتھوں مہ لقابائی کے تزئین شدہ مقبرہ کا افتتاح

حیدرآباد: سینٹر فار دکن اسٹڈیز (CDS) اور امریکی قونصلیٹ جنرل حیدرآباد نے آج یہاں مولاعلی میں مہ لقابائی کے مقبرہ و باغ کی تزئین کاری کی تکمیل کا جشن منایا۔ مقبرہ و باغ کی تزئین و جدید کاری کے لئے رقم کی فراہمی امریکی حکومت نے امبیسڈرس فنڈ برائے ثقافتی تحفظ سے کی ہے۔ مسلم ایجوکیشنل، سوشل اینڈ کلچرل آرگنائزیشن (MESCO) نے بھی اس پروجیکٹ میں اہم مدد فراہم کی۔

MESCO اور CDS کے نمائندوں اور قونصل جنرل کیتھرین دھنانی نے افتتاحی تقریب سے خطاب کیا۔ امری یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر اسکاٹ کوگل، جنہوں نے مہ لقابائی کی زندگی اور انکے مقبرہ پر تحقیق کی ہے، حیدرآباد کی تاریخ میں ان کے رول کے بارے میں گفتگو کی۔ پروگرام کے شروع اور آخیر میں موسیقی نے جشن کے لطف کو دوبالا کردیا۔

مقبرہ و باغ کی تزئین و جدید کاری حیدرآباد کی آرکیٹیکٹ کمپنی -- ہیریٹیج کنزرویشن انیشی ایٹو کنسلٹنٹس (HCIC) نے کی ہے۔ کمپنی نے ملبہ کو ہٹایا اور عمارتوں کو دوبارہ قائم کرکے انکی عمدہ طور پر تزئین کاری کی۔ انہوں نے وہاں آبی چشمے دوبارہ تعمیر کئے اور مہ لقابائی کے زمانے کی مناسبت سے شجرکاری کی اور بیلیں لگائیں۔

اس موقع پر قونصل جنرل دھنانی نے کہا ''امبیسڈرس فنڈ ثقافتی وراثت کے تحفظ کے لئے متعدد نوعیت کے پروجیکٹوں کی اعانت کرتا ہے مثلاً تاریخی عمارتوں کی بحالی۔ آج ہم نے چندہ بی بی کے مقبرہ پر گلہائے عقیدت پیش کرکے ایک شاندار اور تخلیقی ذہن کی حامل اعلی تعلیم یافتہ خاتون کی عزت افزائی کی ہے۔ یہ مناسب ہے کہ ہم نے انکا جشن مارچ کے مہینے میں منایا جسے ہم خواتین کی تاریخ کے مہینے کے طور پر مناتے ہیں۔ مہ لقابائی تاریخ کی ان خواتین کی نمائندگی کرتی ہیں جنہوں نے اپنے معاشرہ اور اپنی ثقافت کو مالا مال کرنے میں شاندار تعاون پیش کیا لیکن ان کو اکثر تاریخ میں جگہ نہیں ملی۔''

مہ لقابائی حیدرآباد کی ثقافتی تاریخ کی انتہائی مشہور خواتین میں شامل رہی ہیں۔ ان کو چندہ بی بی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ دوسرے اور تیسرے نظام کے یہاں درباری رقاصہ کے بطور شاندار زندگی گزارنے کے بعد 1824 میں انکا انتقال ہوا۔ اردو غزلوں کا ایک مکمل مجموعہ رقم کرنے والی وہ پہلی خاتون شاعرہ ہیں۔ حیدرآباد کے سنہرے عہد کے دوران وہ شہر کی مذہبی و سیاسی زندگی میں کافی سرگرم رہیں۔ مقبرہ میں واقع ایک نمائش جو مہ لقابائی کی شاعری، ان کے مصوری شہ پاروں، نقشوں، آرکیٹیکچر اور ان سے وابستہ مذہبی مقامات پر مشتمل ہے، ان کی زندگی اور انکے ثقافتی ورثوں کی داستان پیش کرتی ہے۔

☆☆☆